خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ ۲۴ جون 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۳۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 139 ہفتہ 25 محرم - 1416ھ 24 احسان 1374 ہش 24 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری ہے

میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے۔ دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ مجھے یاد کرواتا رہے گا۔ اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں۔ آج جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور ہر سچی توبہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ امر بھی یونہی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خدا ہی یہ امر دل میں بٹھائے تو بیٹھ سکتا ہے۔ سو اس کے لئے دعا بکار ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اٹھاتا ہے اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوت دی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳)

قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت کو چاہتا ہے

(حضرت مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں نہیں (۔) اللہ تعالیٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں:۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے۔ بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو۔

غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آ جاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان مال، دولت غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا۔ خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو۔ اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکرو فریب اور ریاکیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی

بقیہ صفحہ ۸ پر

نکاح

○ ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عزیزہ ڈاکٹر نگہت اقبال صاحبہ بنت برادرم چوہدری محمد اقبال صاحب آف راولپنڈی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم ظہیر سکندر صاحب بھٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت ابن مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی آف فیصل آباد بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مکرم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۱۶۔جون ۱۹۹۵ء بعد جمعہ بیت الحمد راولپنڈی میں کیا۔ عزیزی ڈاکٹر نگہت اقبال صاحبہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف کپورتھلہ کی پوتی اور مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد داؤد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمد ایوب صاحب ولد ماسٹر محمد یار صاحب آف مجوکہ ضلع خوشاب بقضاء الٰہی بعمر ۵۳ سال مورخہ ۹۵-۵-۱۴ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اگلے روز مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور ان کے آبائی قبرستان (مجوکہ) میں تدفین کے بعد محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل نے دعا کروائی۔ موصوف حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرم شیخ عبدالحق صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کنری سندھ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ اور مکرم شیخ احمد صاحب بشیر آباد فارم کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

24- احسان 1374 ہش   24 - جون 1995ء

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق

ہم اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کئی ایک باتوں کی فکر میں رہتے ہیں- ہماری معاشی حالت اچھی ہو جائے- معاشرے میں ہمیں عزت کا مقام ملے- ہماری آمدنی میں فرق پڑ جائے- اور ہم پہلے سے بہتر زندگی گذاریں- اپنے رشتہ داروں سے' اپنے دوستوں سے' اپنے جاننے والوں سے ہمارے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں- کہتے ہیں کہ بھائی ایک دوسرے کا بازو ہوتے ہیں- ہمارے بازو مضبوط ہونے چاہئیں- یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق کم و بیش ہم میں سے ہر شخص کو فکر رہتی ہے- ہم سوچتے ہیں اور جہاں تک ہم سے ممکن ہوتا ہے ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں- لیکن ایک ایسا تعلق ہے جو اگرچہ ہم چاہتے تو ہیں کہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے- لیکن ہم میں سے کئی ایسے دوست ہیں جو اس بات کی فکر میں نہیں ہوتے کہ اس تعلق کو کس طرح مضبوط کیا جاسکتا ہے- آخر ہر بات کے کرنے کے کچھ وسائل ہوتے ہیں اور کچھ مسائل- وسائل کو بروئے کار لانا چاہئے اور مسائل کو حل کرنا چاہئے-

ہمارا تعلق جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے ہے اسے بڑھانے اور مضبوط تر کرنے کی فکر میں لگے رہنے ہی سے ہم اپنے آپ کو بہتر احمدی ثابت کرسکتے ہیں- ایسے احمدی جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بنانا چاہتے تھے- حقیقت یہ ہے کہ اخلاقی اقدار سے بھی لوگ خوب واقف ہوتے ہیں اور مذہبی اطوار سے بھی- لیکن یہ جو تعلق پیدا کیا جاتا ہے یہ ان سب باتوں میں جان ڈالنے والی بات ہے- اور جان کو مضبوط ہونا چاہئے- یہ مضبوطی کس طرح سے ہو- اس تعلق کو بڑھایا کس طرح جائے- حضرت صاحب خود ہی فرماتے ہیں کہ یہ بات کافی نہیں ہے کہ آپ نے اقرار کرلیا کہ آپ کا حضرت صاحب سے تعلق پیدا ہو گیا ہے- جب تک ہم لوگ [illegible] سے اپنے آپ کو رنگین نہ کرلیں' ہر لمحہ اور ہر قدم پر یہ کوشش نہ کریں کہ انہی کی طرح کے بن جائیں- ہر وہ بات جو وہ کرتے تھے ہم کریں' ہر وہ بات جس سے وہ گریز کرتے تھے اس سے گریز کریں- اگر ہم ایسا کریں تو کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین کرلیا ہے- اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو حضرت صاحب سے ہمارا تعلق سوائے زبانی اقرار کے اور کوئی اہمیت نہیں رکھتا- اللہ تعالیٰ بھی ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں- اتنا ہی کہنا کافی نہیں ہے کہ ہم نے کوئی بات مان لی ہے- بات کو مان لینا تو عمل کا آغاز ہونا چاہئے- اگر بات مان لی ہے اور اس کے بعد ہم خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں اور اس سلسلے میں کرتے کچھ نہیں تو ہم یقیناً عملی طور پر اس بات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے-

ہمیں اس تعلق کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں لگے رہنا چاہئے- اپنی ہر بات اور اپنے ہر کام کو ان کے معیار پر پرکھنا چاہئے- کیونکہ ہم نے تو ان سے تعلق ہی اس لئے پیدا کیا ہے کہ ایسا کرنے سے ہماری زندگی پہلے سے بہت بہتر ہو جائے گی- اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشادات کو حرزِ جان بنائیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں-

کون کسی کے خواب خریدے
کس کا بوجھ اٹھائے
میری دھوپ مری رہنے دو
سائے میرے سائے

ابوالاقبال

مرے ہمدم جگر میں اِک چبھن محسوس ہوتی ہے
یہ سوتے جاگتے رنج و علن محسوس ہوتی ہے

مرے دل کی لگی کو دل لگی سمجھا ہے اے ناداں
وُہی جانے جسے دل کی لگن محسوس ہوتی ہے

"نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی"
یہ گلریزی چمن کی اِک دمن محسوس ہوتی ہے

سرِ تسلیم خم ہے نقد جان و دل بھی حاضر ہے
جبینِ یار پر پھر بھی شکن محسوس ہوتی ہے

حقیقی راحت و آرام کا موجب یہی ہوگی
تجھے جو کثرتِ رنج و محن محسوس ہوتی ہے

یہ آرائش سمجھ لے عارضی سی اک نمائش ہے
بظاہر نرالی دنیا اک دُلہن محسوس ہوتی ہے

جب آدھی رات کھل جاتی ہیں یکدم یہ مری آنکھیں
تو نشتر کی طرح یادِ وطن محسوس ہوتی ہے

مزارِ پاک پر چھپیس ے حاضر نہ ہو سکنا
یہ تقدیرِ خُداوندی کٹھن محسوس ہوتی ہے

نہ کیوں ربوہ میں رہ کر کوششیں دو چند ہم کردیں
کہ اِس ماحول میں شانِ وطن محسوس ہوتی ہے

شب تاریک میں کچھ کچھ ہُوا نورِ سحر پیدا
اُفق پر پھُوٹتی اکمل کرن محسوس ہوتی ہے

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

مختلف مذاہب میں جنگوں کے متعلق تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

اب میں اسلام کو لیتا ہوں- اور بتاتا ہوں کہ اسلام اس مصیبت کا کیا علاج تجویز کرتا ہے- اسلام دنیا کی اس مصیبت اور دکھ کا علاج جسے میں نے تمہید میں بیان کیا ہے- یوں فرماتا ہے

اول غلامی جو ہزاروں سال سے چلی آرہی تھی- اسے اسلام نے دور کیا اور غلامی کو کلیتہ" مٹا کر رکھ دیا- میرے نزدیک دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے دنیا کے پردہ پر سے غلامی کو مٹایا- ورنہ پہلے مذاہب میں غلامی کا رواج تھا اور اسے کسی مذہب نے منسوخ قرار نہیں دیا- یہودی اور ہندو مذہب کے اصول کے ماتحت غلامی ایک مذہبی انسٹی ٹیوشن ہے اور اسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا- عیسائیت یہودیت کی شاخ ہے اس میں بھی غلامی رہی اور اگر عیسائیوں میں غلامی مٹی تو اس کے مٹانے کا موجب عیسائیت نہیں بلکہ فلسفہ اخلاق کی ترقی تھی- تاریخ کلیسیا سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غلامی کے مٹانے کے لئے عیسائی ممالک میں کئی بار کوششیں ہوئیں مگر اس کے سب سے بڑے مخالف پادری ہی تھے اسی طرح ہندو مذہب نے ورنوں کے ذریعے غلامیت کو اتنا وسیع کر دیا کہ اس کے مقابلہ میں محدود غلامی بھی مات ہو گئی- بھلا زر خرید غلام کو ورن کے غلام سے کیا نسبت- مگر اسلام نے اس غلامی کو سرے سے مٹا دیا- ہاں ایک چیز اسلام میں موجود ہے جسے لوگ غلامی قرار دیتے ہیں اور وہ چیز جنگی قیدیوں کا پکڑنا ہے- مگر کیا دنیا میں کہیں بھی ایسا دستور ہے کہ جب دو قوموں میں لڑائی ہو اور دن کے دوران میں ایک دوسرے کے قیدی پکڑے جائیں- تو شام کو ان سب قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ اب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ- کل پھر ہم سے لڑائی کرنے کے لئے آجانا- ہم تو دیکھتے ہیں کہ لوگ کبڈی کھیلتے ہیں تو اس وقت بھی جن کھلاڑیوں کو پکڑتے ہیں چھوڑتے نہیں بلکہ پکڑ کر بٹھا لیتے ہیں پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جنگ ہو اور جنگ کے بعد سب قیدیوں کو رہا کر دیا جائے- اگر کبڈی تک نہیں کھیلی جا سکتی بغیر اس کے جب کوئی شکست کھا جائے تو اسے پکڑ کر بٹھا دیا جائے تو جنگیں اس کے بغیر کس طرح ختم کی جا سکتی ہیں- پس اسلام میں کوئی غلامی نہیں- مگر جنگی قیدی- چنانچہ اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے کہ کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ یونہی لوگوں کو غلام بناتا جائے- ان الفاظ کے ذریعے نہ صرف اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ کسی انسان کو غلام بنانا محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے جائز نہیں بلکہ یہودیت عیسائیت اور ہندو مت کی وجہ سے جو اعتراضات ان کے نبیوں پر عائد ہوتے تھے خدا تعالیٰ نے ان تمام اعتراضات کا بھی ازالہ کر دیا- کیونکہ فرمایا کہ کسی نبی کے لئے بھی یہ جائز نہیں تھا کہ وہ یونہی لوگوں کو غلام بناتا پھرتا پس نہ کرشن نے ایسا کیا نہ رام چندر نے ایسا کیا نہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ نے ایسا کیا جو لوگ ایسا کہتے ہیں ان کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں- ہاں فرماتا ہے ایک چیز جو جائز ہے وہ یہ کہ اثخان فی الارض ہو تو اس وقت قیدی بنانے جائز ہوتے تھے- یعنی جنگ ہو اور ایسی شدید ہو کہ اس میں خون کی ندیاں بہہ جائیں- قوم قوم پر اور ملک ملک پر حملہ آور ہو اور شدید خونریزی ہو ایسی حالت میں بے شک قیدی بنانے جائز ہیں- مگر معمولی لڑائیوں میں بھی قیدی بنانے جائز نہیں جو مثلاً خاندانوں یا افراد میں ہوتی ہیں- ہاں ہر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ بغیر لڑائی کے لوگوں کو قیدی بنائے- یا ان کو غلام بنائے دوسرے الفاظ میں وہ یہ چاہتا ہے کہ اسے دنیا مل جائے- اگر تم ایسا کرو گے تو تم دنیا کے طلب گار سمجھے جاؤ گے خدا تعالیٰ کے طلب گار نہیں رہو گے حالانکہ اللہ چاہتا ہے کہ تم آخرت کے طلب گار بنو- اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے- اس کے تمام احکام بڑی بڑی حکمتوں پر مشتمل ہوا کرتے ہیں- اگر غلام بناتے رہو گے تو نتیجہ یہ ہو گا کہ خود بھی غلام بن کر رہ جاؤ گے چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ جن قوموں میں غلامی کی کثرت ہوئی وہی قومیں آخر میں غلام کہلائیں-

بنو عباس کے عہد میں غلاموں کی کثرت تھی نتیجہ یہ ہوا کہ تمام بادشاہ لونڈی زادے ہوا کرتے تھے- اور چونکہ غلام میں غلامی کے خیالات ہی ہوتے ہیں اس لئے گو وہ لفظاً آزاد تھے مگر معناً غلام ہی تھے- اثخان کے معنے عربی زبان میں ایسی جنگ کے ہوتے ہیں جس میں خطرناک خونریزی ہو- گویا معمولی جنگ میں غلام بنانا جائز نہیں- بلکہ غلام ایسی حالت میں ہی بنائے جا سکتے ہیں کہ جب شدید جنگ ہو- معمولی لڑائیاں تو انگریزوں اور پٹھانوں کے درمیان سرحد پر ہوتی ہی رہتی ہیں مگر ان جنگوں میں قیدی نہیں بنائے جاتے- پرزنر آف وار (Prisoners of War) اسی وقت بنائے جاتے ہیں جبکہ باقاعدہ ڈی کلیرڈ وار (Declared War) ہو- معمولی شب خونوں میں ایسے قیدی بنانے جائز نہیں ہوتے- اگر کوئی قوم اپنے لوگوں کو غلام بنانا نہیں چاہے گی تو وہ حملہ ہی کیوں کرے گی- اور اگر حملہ کرے اور لڑائی اثخان فی الارض کی صورت اختیار کر لے تو قیدی بنانا کسی صورت میں قابل اعتراض نہیں سمجھا جا سکتا- پھر جنگ کے متعلق اسلام ہدایت دیتا ہے کہ کوئی جنگ جائز نہیں مگر دفاعی- یعنی یہ جائز نہیں کہ خود ہی دوسروں پر حملہ کر دیا جائے اور لوگوں کو غلام بنا لیا جائے- چنانچہ فرماتا ہے- جنگ کی اجازت صرف انہی کو دی گئی ہے جن پر پہلے دوسروں نے حملہ کیا- اور اس وجہ سے دی گئی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا- اور اس لئے دی گئی ہے کہ مسلمانوں پر ایسا حملہ ہوا ہے کہ اب خدا چاہتا ہے اس کی تقدیر دنیا میں جاری ہو اور ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دے اور مظلوم کی مدد کرے- ایسا ہو سکتا ہے کہ ظالم طاقت ور ہو اور مظلوم کمزور ہو- ایسی صورت میں اگر کمزور آدمی لڑے گا تو بجائے غالب آنے کے وہ تباہ ہی ہو گا- قصہ مشہور ہے کہ کوئی پہلوان ایک جگہ سے گذر رہا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے ایک دبلا پتلا شخص جا رہا تھا- پہلوان نے اپنے سر کو منڈوا کر اس پر چکنائی لگائی ہوئی تھی- اسی کمزور آدمی نے جب پہلوان کو اسی حالت میں دیکھا تو اس کی طبیعت میں مذاق کے لئے ایسا جوش پیدا ہوا کہ وہ برداشت نہ کر سکا- اور اس نے انگلی سے اس کے سر پر ایک ٹھینگا مارا- پہلوان کو یہ دیکھ کر سخت غصہ آیا اور وہ اسے زمین پر گرا کر ٹھڈے مارنے لگا- وہ مار کھاتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا جتنا جی چاہے مار لو مگر جو مزا مجھے ٹھینگا مارنے میں آیا ہے وہ تم کو ساری عمر مار کر بھی نہیں آئے گا- اب دیکھو کہ وہ چونکہ کمزور تھا اس لئے اس نے اس بات کو بڑے فخر کا موجب سمجھا- کہ اس نے ایک طاقت ور کے جسم کو چھو لیا ہے- پس ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ظالم ہو مگر طاقت ور ہو اور مظلوم اس پر غلبہ نہ پا سکتا ہو مگر فرماتا ہے ہم نے جو اجازت دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ان پر حملہ کیا گیا اور اس لئے اجازت دی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا- اور اس لئے اجازت دی ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں- اور ہمارا فرض ہے کہ ان کمزوروں کو طاقتوروں پر غالب کر دیں- پس ہم نے انہیں خالی لڑنے کی اجازت نہیں دی- بلکہ ہمارا ان کے ساتھ وعدہ ہے کہ ہم تمہارے ساتھ رہیں گے جب تک تم ظالم کو مغلوب نہیں کر لیتے-

پھر فرماتا ہے "وہ گھروں سے نکالے گئے بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو- ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ انہوں نے اسلام کو سچا مان لیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے- فرماتا ہے آئندہ زمانے میں ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو محبت اور انسانیت کے نام پر اپیلیں کریں گے- اور کہیں گے کہ لڑائی بہرحال بری چیز ہے- اور وہ کسی صورت میں نہیں ہونی چاہئے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ایسے لوگوں سے کہو کہ اگر اللہ کا یہ قانون نہ ہوتا کہ بعض کے مظالم بعض کے ذریعے مٹا دئے جائیں تو عبادت خانے اور علماء کے رہنے کی جگہیں اور بدھوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں سب برباد ہو جاتیں- اور ان میں اللہ کا نام لیا جانا بند ہو جاتا- کیونکہ تمہارے جنگ نہ کرنے سے ان لوگوں کے ارادے کس طرح بدل سکتے ہیں- جو حکومت کا دائرہ وسیع کر کے مذہب پر بھی حکومت کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اپنے منشاء کے مطابق مذہب رکھنے یا نہ رکھنے پر مجبور کرتے ہیں- یہ لوگ جنگ کی قطعی ممانعت کے اعلان کو سن کر دلیر ہو جائیں گے- اور نہ صرف دنیوی امور میں دست اندازی شروع کر دیں گے بلکہ لوگوں کے دین کو مٹا دیں گے اور عبادت کی جگہوں کو گرا دیں گے- فرماتا ہے جو بھی اس لئے اٹھے گا کہ خدا کے دین کو آزاد کرے خدا اس کی مدد کرے گا- اور وہ قوی اور عزیز ہے- جس قوم کے ساتھ اس کی مدد ہو وہ کبھی مغلوب نہیں ہوا کرتی- پھر فرماتا ہے:-

ایسے لوگ جو مذہبی آزادی کے قیام کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کرتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں کہ وہ اگر دنیا پر قابض ہو جائیں تو طاقت ور ہو کر دوسروں کو لوٹیں گے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے- غریبوں کو مال دیں گے- خود برے کاموں سے بچیں گے- نیکی کا حکم دیں گے- اور برے کاموں سے روکیں گے-

اب بتاؤ کیا اس قسم کی لڑائی مسلمانوں کے اختیار میں ہے کہ جب ان کا جی چاہے لڑائی شروع کر دیں اور کفار کو قیدی بنانا شروع کر دیں- اس قسم کے جنگی قیدی تو دشمن ہی بنوا سکتا ہے- اور جب اس سے بچنا اس کے اختیار میں ہے تو پھر اگر وہ ایسی جنگ کرتا ہے تو یا وہ پاگل ہے اور یا پھر قید رہنے کے قابل- کیونکہ اسے اختیار تھا کہ وہ حملہ نہ کرتا- وہ دوسروں پر ظلم نہ کرتا- وہ دین کے لئے جنگ نہ کرتا- اور اپنے آپ کو غلامی سے بچا لیتا-

---

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے- اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے- اور ہمیشہ اپنے آپکو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا- مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی- اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

(یہ مضمون ۱۹۶۵ء میں لکھا گیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا نذیر احمد علی

ایک مربی علالت کے باعث گولڈ کوسٹ (حال غانا) سے واپس پاکستان آرہے تھے- اور ان کو صحرا کے راستے واپس آنا تھا- انہوں نے نائیجیریا میں چند روز قیام کے دوران بتایا کہ گولڈ کوسٹ سے روانگی سے قبل مولوی نذیر احمد علی صاحب نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ چونکہ علالت کے پیش نظر اور یوں بھی صحرائی سفر خطرناک ہونے کی وجہ سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس قسم کے حالات پیش آئیں- اور زندہ و سلامت منزل مقصود تک پہنچنا نصیب ہو یا نہ ہو- اس لئے آپ احمدی نوجوانوں کے نام ایک پیغام تحریر کرکے اپنے صندوق میں رکھیں- تاکہ اگر خدانخواستہ راستہ میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو آپ کے پیغام سے متاثر ہو کر جماعت کے نوجوان کثیر تعداد میں دین کی راہ میں قربانی کے لئے آگے آجائیں-

میں سمجھتا ہوں کہ اس بظاہر معمولی سی بات کے پس پردہ ایک ایسی ہستی کا دھڑکتا ہوا دل پوشیدہ تھا- جو خدمت دین کے لئے نہ صرف اپنی جان پیش کر دینے کا متمنی تھا بلکہ جس کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ دعوت الی اللہ کے کام کو ایک ختم نہ ہونے والا تسلسل حاصل رہے- اور ہر نیا دن جماعت کے نوجوانوں میں پہلے سے زیادہ جذبہ خدمت کا ثبوت مہیا کرے- نوجوان مربیان کو بعض اوقات آپ کی ہم قدمی میں گھبراہٹ پیدا ہوا کرتی تھی اور اپنی درماندگی کا احساس ہونے لگتا تھا- اور میں تو اکثر کہا کرتا تھا- کہ اگر واقعی ہمارے دلوں میں درماندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو ہمیں اپنے ایمانوں کو اور مضبوط کرنے کی ضرورت ہے-

سب سے پہلے مجھے آپ کی عظیم شخصیت کا اس وقت احساس ہوا- جب آپ غانا سے واپس تشریف لا رہے تھے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مجلس عرفان میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا- "ہمارا شکاری آرہا ہے-" اس ایک لفظ شکاری میں آپ کا جذبہ دعوت الی اللہ اور طریق دعوت الی اللہ اور آپ کی ہمت اس طرح منعکس تھیں کہ حضرت صاحب کی یہ بات سننے والوں نے آپ پر رشک کی نظریں ڈالیں- اور ایک دفعہ تو یہ محسوس کیا کہ کاش یہ لفظ ہمارے لئے استعمال ہوتا-

اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خاکسار کو حضرت صاحب نے نائیجیریا کے لئے متعین فرمایا- اور خاکسار تین اور ساتھیوں کی معیت میں عراق- فلسطین اور مصر و سوڈان سے ہوتا ہوا اور صحرائی راستے کو عبور کرتا ہوا نائیجیریا پہنچ گیا- ہم میں سے بعض کا خیال تھا کہ یہ سفر بہت مشکل ہے اس لئے حضرت صاحب کی خدمت میں گذارش کی جائے کہ اس راستے سے مربیان کو نہ بھیجا جائے- اور بعض کا خیال تھا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب نے یہ راستہ تجویز کرکے دعوت الی اللہ کے نئے راستے کھول دیئے ہیں- اس لئے راستے مشکل ہونے کے باوجود اس سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہئے- جب خود انہوں نے اس راستے سے سفر کیا تو وہ احمدیت کا بیج اس طرح بوتے چلے گئے تھے کہ اس کے نشان مٹائے مٹ نہیں سکتے- ہمیں ہر قدم پر ایسے مقامی لوگ ملے جو ایک "پتلے، دبلے- لمبے سے آدمی" یعنی مولوی نذیر احمد علی صاحب سے بے حد متاثر تھے- دلوں میں آپ کی یاد تھی اور زبانوں پر ان کے تذکرے تھے- بعض مقامات پر ہماری خاطر مدارات محض اس لئے ہوئی کہ ہم آپ کے دوستوں کے مہمان تھے- سفر کے قلیل سے عرصہ میں یہ تاثر چھوڑنا دعوت الی اللہ کے بے پناہ جذبہ ہی کا نتیجہ تھا- اور اس بات سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں دعوت الی اللہ کا ایک بے پناہ جذبہ موجزن تھا اور اسی جذبہ سے آپ کی زندگی عبارت تھی-

مجھے اگرچہ آپ کے قریب رہ کر کام کرنے کا موقعہ تو نہیں ملا- لیکن کچھ فاصلے سے آپ کے ماتحت رہ کر میں نے کام کیا ہے- ۱۹۴۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے سارے مغربی افریقہ کو ایک یونٹ بنا کر آپ کو اس کا رئیس المربیان مقرر فرمایا- لیکن چونکہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب آپ سے بہت سینئر تھے اس لئے حضرت صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک حکیم صاحب نائیجیریا میں رہیں- نائیجیریا کا نظام مغربی افریقہ کی ریاست دعوت الی اللہ سے الگ رہے- ہاں ان کی واپسی کے بعد نائیجیریا بھی آپ کی ریاست میں شامل کر دیا جائے- چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں حضرت حکیم صاحب کی واپسی پر نائیجیریا سے آپ کا تعلق قائم ہو گیا- اور اس طرح مجھے آپ کے ماتحت رہ کر کام کرنے کا موقعہ ملا- اگرچہ ہمارے اس باہمی تعلق کا عرصہ قلیل تھا لیکن آپ نے مجھ پر اپنی بعض باتوں کا اتنا گہرا اثر چھوڑا کہ ان میں سے بعض باتیں تو میری زندگی کا جزو بن گئیں- ان میں سے ایک بات تو افریقنوں سے محبت تھی- یہ کہنا کسی طرح بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ آپ کو افریقنوں سے بے پناہ محبت تھی اور آپ اس محبت کا دل کھول کر مظاہرہ کرتے تھے- لیگوس (نائیجیریا) تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ افریقنوں سے اس طرح بغلگیر ہو کر ملتے تھے کہ گویا آپ کے بہت ہی قریبی عزیز دیر کے بچھڑے ہوئے اب آپ کو اچانک مل گئے ہیں- اس بغلگیری میں آپ کو تو لطف آتا ہی تھا لیکن افریقنوں کو نہ صرف لطف آتا تھا بلکہ ان کی روحانی پیاس بھی بجھتی تھی- ان میں سے بعض تو یہ یقین کرنا ہی مشکل جانتے تھے کہ ایک پاکستانی ان سے بغلگیر ہو رہا ہے- آپ کی اسی محبت کا نتیجہ ہے کہ وہاں کے لوگ آپ سے والہانہ محبت کرتے ہیں- اور آپ کی یاد افریقنوں کے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہتی ہے-

ایک دفعہ احباب جماعت سے اثنائے گفتگو میں میں نے پوچھا کہ آپ کے خیال میں مربی کیسے ہونے چاہئیں- تو ایک نے بے ساختہ کہہ دیا- "مولوی نذیر احمد علی جیسے-" اور اس میں کیا شک ہے کہ جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے آپ ایک مثالی مربی تھے- چونکہ بعض دوسرے احباب نے آپ کے طریق دعوت الی اللہ کے متعلق بہت وضاحت سے لکھ دیا ہے- اس لئے میں اس بات کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا اور صرف ایسی باتیں لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں جنہوں نے ذاتی طور پر مجھ پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے-

آپ ان تھک کام کرنے والوں میں سے تھے- اور چاہتے تھے کہ اپنے اردگرد کے تمام احباب کو ہر وقت کام ہی کرتے دیکھیں- ایک دفعہ ایک مربی کی ڈائری پڑھ کر آپ کو احساس ہوا کہ ضرورت سے کم کام کیا گیا ہے- چنانچہ آپ نے ایک پروگرام بنا کر واپسی ڈاک سے مجھے ارسال کر دیا کہ ان مربی صاحب سے اس پر عمل کروایا جائے- یہ پروگرام رات کی عبادت سے لے کر رات کے نو دس بجے تک کے لئے تھا- اور اس دوران میں ورزش- نمازیں- تلاوت کلام الٰہی- ناشتہ اور کھانا- دعوت الی اللہ اور آرام وغیرہا ہر قسم کی باتیں درج تھیں- اس پروگرام کو دیکھ کر مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا- کہ آپ کو نہ صرف کام کی فکر تھی بلکہ کام کرنے والوں کی صحت کا بھی از حد خیال تھا-

اپنے ماتحتوں کی عزت افزائی اور ان کے کام کو زیادہ سے زیادہ اچھا رنگ دیکر اجاگر کرنے کی آپ کو ہمیشہ فکر رہتی تھی- اس سلسلہ میں آپ نے مجھے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ میں اپنے ساتھیوں سے مضامین لکھوا کر ان کی درستی کرکے اخبارات میں شائع کروایا کروں- آپ کی اس خواہش کے پیچھے یہ جذبہ کار فرما تھا کہ ہمیشہ اپنے جانشین پیدا کرنے کی فکر میں رہنا چاہئے- آخر انسانی زندگی کا کیا بھروسہ ہے؟ کون جانے اسے کب پیغام اجل آجائے- لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کسی ایک آدمی کے چلے جانے سے کام کے میدان میں خلا پیدا ہو جائے- جب میں نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی وفات پر ایک پمفلٹ شائع کیا تو آپ نے ایک نہایت ہی پیارا دیباچہ لکھا جس میں حضرت نیر صاحب کی بعض نمایاں خوبیوں کا ذکر کرکے اس بات کی خواہش کی کہ ہمیں بھی وہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور ان خوبیوں کو ایک دائمی تسلسل حاصل ہو جانا چاہئے-

آپ کی خاص خاص خوبیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جماعت پر کم سے کم بوجھ ڈالنا چاہتے تھے اور اپنے ساتھ کام کرنے ولے مربیان کو ہمیشہ اس بات کی تلقین کرتے رہتے تھے- چنانچہ ایک دفعہ نائیجیریا مشن کو کچھ مالی مشکلات پیش آئیں تو آپ نے جو اس وقت ہمارے رئیس المربیان تھے- مجھے لکھا کہ میں اپنے ساتھ کام کرنے والے مربیان سے کہوں کہ وہ پھیری لگا کر کپڑا بیچ لیا کریں اور میں خود لیگوس میں ایک دو ٹیوشنیں لے لوں- تاکہ اس آمد سے ہم اپنا خرچ بھی برداشت کر سکیں اور مشن کی مزید مدد بھی کر سکیں- اگرچہ حالات جلد ہی بدل گئے اور مشن کو مالی آسانی میسر آگئی- لیکن آپ کی یہ نصیحت دل پر ایک نقش چھوڑ گئی-

ہر شخص کی زندگی کے مختلف پہلو ہوتے ہیں- کسی ایک پہلو کے اظہار کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ لکھنے والے نے اسے ایک خاص زاویہ سے دیکھا ہے- ممکن ہے کسی اور زاویہ سے دیکھنے والے کے تاثرات مختلف ہوں- بلکہ یقیناً مختلف ہی ہونے چاہئیں- لیکن جہاں تک آپ کی دینی زندگی کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں اس کو صرف ایک ہی زاویہ سے دیکھا جا سکتا ہے- اور اس زاویہ سے آپ جس قدر زیادہ دیکھیں اور غور کریں اس کا اتنا ہی زیادہ حسن نکھرتا چلا جائے گا- اس مرد مجاہد نے میدان جہاد میں جان دینے کی خواہش کو پہلو میں چھپا کر دین کی خدمت کی تھی- اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی نے اس خواہش کو نوازا اور آپ کو میدان جہاد ہی میں جان جان آفرین کے سپرد کرنے کی سعادت عطا کر دی- آپ سیرالیون میں وفات پا کر وہیں بو (BO) شہر میں دفن ہوئے- اللہ ہمیشہ آپ کے درجات کو بلند کرتا رہے- آمین-"

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

توبہ صرف لفظوں اور باتوں کا نام نہیں- دیکھو خدا قلیل سی چیز سے خوش نہیں ہو جاتا- کوئی ذرا سا کام کرکے خیال کر لینا کہ بس اب ہم نے جو کرنا تھا کر لیا اور رضا کے مقام تک پہنچ گئے- یہ صرف ایک خیال اور وہم ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دیکر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکارہ حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا - مذہبی آزادی

THE AHMADIYYA MISSION HOUSE,
45 IDUMAGBO AVENUE,
P.O.BOX NO. 418,
LAGOS, 16th of May, 1957.

To
The Hon. the Secretary of State for the Colonies,
Colonial Office,
London - England.

Sir,
I have the honour to request you to please be kind enough to place my views as expressed below before the Constitutional Conference to be held in London on May 23, 1957.

RELIGIOUS FREEDOM

- -

5. No restrictions should be placed on the immigration of Missionaries of any religion or any Sect who, while in the country, should have freedom of movement and freedom of preaching their religion like any other person.

I have the honour to be, Sir,
Your most obedient servant,

Chief Ahmadiyya Missionary, West Africa.

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے مربی بیرونی ممالک میں خدمت خلق کے لئے جو کچھ بھی ان سے بن پڑتا ہے کرتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں وہ اپنی طرف سے ہر لحاظ سے مشورے بھی دیتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام بھی کرتے ہیں۔ جب نائیجیریا کو برطانوی حکومت سے آزادی ملنے والی تھی تو اس سے کچھ عرصہ پہلے انگلستان میں کالونیل سیکرٹری کے ایماء پر اور ان کی زیر صدارت کنسٹی ٹیوشنل کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں۔ جو کانفرنس ۲۳۔ مئی ۱۹۵۷ء کو منعقد ہوئی اس کے لئے احمدیہ جماعت کی طرف سے خاکسار نے ایک یادداشت کالونیل سیکرٹری کو بھیجی۔ جس میں مذہبی آزادی کو دستور کا حصہ بنانے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ خاکسار نے ۱۶۔ مئی ۱۹۵۷ء کو آنریبل سیکرٹری آف سٹیٹ اینڈ کالونیز' کالونیل آفس لنڈن انگلستان کو لکھا:۔

جناب!

میں نہایت مودبانہ طور پر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے خیالات جو ذیل کی تحریر میں پیش کئے گئے ہیں انہیں ۲۳۔ مئی ۱۹۵۷ء کو ہونے والی کنسٹی ٹیوشنل کانفرنس میں غور کے لئے پیش کر دیا جائے۔

۱۔ **مذہبی آزادی** میں دین حق کا ایک مشنری ہوں اور احمدیہ جماعت سے میرا تعلق ہے میں نے اب تک نائیجیریا میں تقریباً ۱۲ سال کام کیا ہے اور اپنے کام کے دوران ملک بھر میں دورے کئے ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ نائیجیریا کے دستور میں لازمی طور پر ایک ایسی شق درج ہونی چاہئے جو اس سرزمین کے باشندوں کی مذہبی آزادی کی ضامن ہو۔

۲۔ یہ بات واضح طور پر بیان کر دینی چاہئے کہ ہر فرد اور ہر سوسائٹی کو اس بات کی پوری طرح اجازت ہوگی۔ کہ وہ جس مذہب کو چاہیں اپنائیں اور اس کے مطابق عمل درآمد کریں۔ وہ اپنی عبادت گاہ کے لئے اور اپنے مشنریز کی رہائش گاہ کے لئے زمین خرید سکیں۔ اور یہ کہ اگر کبھی یہ ثابت ہو کہ کسی پر جبر کر کے اس کا مذہب تبدیل کروایا گیا ہے تو اسے قابل سزا جرم سمجھنا چاہئے۔

۳۔ (الف) میں یقین رکھتا ہوں کہ دین حق نے مذہبی آزادی پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اس کی مذہبی کتاب میں یہ بات جو انتہائی اہم ہے درج ہے کہ کسی پر مذہب کے سلسلے میں جبر نہیں ہونا چاہئے سچائی واضح ہو گئی ہے اور سچ اور جھوٹ کا امتیاز سامنے آگیا ہے۔ پس جو غلط راستوں پر چلنے والوں کی پیروی نہ کرے اور اللہ تعالیٰ پر اعتقاد رکھے اس نے یقیناً صحیح راستہ اختیار کر لیا ہے۔

(ب) اپنے خدا کی طرف لوگوں کو حکمت اور اچھی وعظ کے ساتھ بلائیں۔

میں اس قسم کی کئی باتیں پیش کر سکتا ہوں لیکن اختصار کے لئے انہی دو باتوں کو کافی سمجھتا ہوں۔

دین حق کے پیروکاروں کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ تمام نبیوں پر ایمان لائیں۔ وہ نبی جو مختلف قوموں میں آئے۔ اور ان سب کی عزت کریں۔ پس یہ بات کہ ان کے نبی کی عزت کی جائے کچھ ضرورت سے زیادہ مانگنے والی بات نہیں ہے۔

ملکی کنسٹی ٹیوشن میں چاہئے کہ یہ بات یقینی بنائی جائے کہ ایسا لٹریچر جو دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنے والا ہو اسے ملک میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایسا لٹریچر دوسرے ممالک سے بھی درآمد نہ کیا جائے اور نہ فروخت کیا جائے اور نہ بغیر قیمت کے تقسیم کیا جائے۔ کسی بھی مذہب کے مشنریوں کی امیگریشن پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ جب یہ مشنری اس ملک میں کام کر رہے ہوں تو انہیں گھومنے پھرنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے تاکہ وہ کسی بھی دوسرے شخص کے لئے اپنے مذہب کا پرچار کر سکیں۔

میں ہوں۔

این۔ ایم۔ این۔ سیفی

چیف احمدیہ مشنری ویسٹ افریقہ۔

مذہبی آزادی کے متعلق احمدیہ جماعت میمو پیش کرتی ہے

اس یادداشت کے کالونیل سیکرٹری کو بھیجے جانے کی خبر ملکی اخبارات میں شائع ہوئی۔ ان اخبارات میں سے ایک اخبار روزنامہ ریبون کا تراشہ پیش خدمت ہے اور اس کا ترجمہ بھی۔

RELIGIOUS FREEDOM

AHMADIYYA SUBMITS MEMO

LAGOS, Tuesday.

MAULVI NASEEM SAIFI, Chief Ahmadiyya Missionary for West Africa, has forwarded a memorandum to the Nigeria Constitution Conference demanding, on behalf of Muslims, that "an item" be written into the Constitution of Nigeria guaranteeing religious freedom for every citizen of the land.

The memorandum suggested "it should be categorically stated there that every individual and every society would be quite free to profess and practise any religion, to acquire a place of worship and residence for the Missionaries".

"Every proved incident of a conversion under compulsion should be considered as a punishable offence", it further suggested.

The memorandum added: "Islam, I believe, is the religion which has laid the greatest stress on religious freedom".

On the question of respect for all the prophets it said: **"The Muslims are enjoined to believe in all the prophets of various nations and they, therefore, respect all of them. It would not be too much to ask that their own prophet should also be given due respect".**

لگوس۔ منگل۔ مولوی نسیم سیفی چیف احمدیہ مشنری برائے مغربی افریقہ نے نائیجیرین دستوری کانفرنس کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ نائیجیریا کے دستور میں ایک شق کا اضافہ کیا جائے جس کے ذریعے اس سرزمین کے ہر شہری کو مذہبی آزادی کا حق دیا جائے۔ میمورینڈم میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ دستور میں واضح طور پر یہ لکھا جائے کہ ہر فرد اور ہر جماعت اس معاملے میں بالکل آزاد ہوگی کہ وہ کسی بھی مذہب کو اختیار کرے اور اس پر عمل کرے۔ اپنی عبادت گاہ کے لئے اور اس مذہب کے مشنریوں کی رہائش گاہ کے لئے بھی جگہ حاصل کر سکے۔

اس میں مزید کہا گیا ہے کہ جبریہ تبدیلی مذہب کو ایک قابل سزا جرم تسلیم کیا جائے۔

میمورینڈم میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے مذہبی آزادی پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔

تمام رسولوں کی عزت کے سوال پر اس میمورینڈم میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مختلف قوموں کے رسولوں پر ایمان لائیں اور اس وجہ سے وہ سب رسولوں کی عزت کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کا تقاضا کرنا کوئی بڑی بات نہیں کہ ان کے رسول کی بھی عزت کی جائے۔"

آپ کا خط ملا

مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں۔

برادرم محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل اخبار الفضل میں محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے میرے مضمون میں دو جگہ زبر کی غلطی بیان کی جس کے لئے ان کی ممنون ہوں۔ ان کے توجہ دلانے پر میں نے مضمون پھر پڑھا یہ دونوں غلطیاں بے دھیانی یا سہو کتابت سے ہی ہو سکتی ہیں۔ ورنہ اسی مضمون میں یہ دونوں لفظ صحیح بھی ہیں۔ میں قَدَم پر ہی بحث کر رہی تھی کہ قَدَم کی جمع قُدُوم کی بجائے اَقْدام ہے اس لئے اقدام جمع کا لفظ مصدر کی بجائے جو کہ اِقْدام ہے لا کر فقرہ بے معنی ہو جاتا ہے دوسری غلطی مساویک میں ی پر بھی زبر جزم کی جگہ آگئی۔ اور یہی عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ زبر زیر یا پیش کی غلطی سے بعض دفعہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ میں قَدَم اٹھایا اور اِقْدام کیا میں فرق بیان کرنا چاہتی تھی کہ قَدَم اٹھایا اور اِقْدام کیا کے معنے الگ الگ ہیں۔ اِقْدام ارادہ یا مقصد ہوتا ہے۔

۲۔ طالب علم کی جمع لغت میں طَلَبَہ یا طُلّاب ہے مگر اردو میں طُلّاب استعمال نہیں ہوتا طَلَبَہ کے وزن پر ہی میں نے کلام الٰہی میں وارث کی جمع وَرَثَہ کا ذکر کیا تھا یعنی بطور مثال کے لیکن اردو میں وارث کی جمع وُرَثاء ہی آئی ہے۔

طَلَبَہ کا لفظ صرف طالب علم کے لئے ہے۔ لیکن عام چیز کے طالب طلبگار کے لئے طُلَباء ہی آتا ہے جیسے عُلَماء فُقَہاء رُفَقاء وغیرہ۔ میرا مقصد مضمون میں اردو میں عربی زبان کے عام الفاظ کے استعمال کے بارہ میں تھا اور اپنے محدود علم کی بنا پر کچھ گذارش کی تھی کہ عربی کے بعض الفاظ کا کچھ غلط استعمال کیا جاتا ہے ورنہ عربی زبان کی وسیع علمیت اور خصوصاً صرف نحو کے دقیق اور تفصیلی قواعد و اصول تو یاد نہیں رہے۔

بس اب تو اتنا پتہ ہے کہ عربی زبان اپنی تمام تر خوبیوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے منفرد بے مثال اور ارفع شان کی حامل ہے دینی اور دنیوی فلاح کا خلاصہ اور وسیلہ کے بحر ذخار کا مرقع وہ آخری کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوئی اس لئے اس کی خوبیاں بیان کرنے کے مواقع ڈھونڈتی ہوں کہ یہ وہ زبان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی زبانیں چھوڑ کر ابدی ہدایت کے لئے منتخب فرمایا۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

پنجاب کے نئے گورنر

پنجاب کے نئے گورنر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) راجہ محمد سروپ خان نے حلف اٹھانے کے بعد کہا کہ سندھ میں حالات کچھ ایسے خراب بھی نہیں ہیں کہ پنجاب سے وہاں پولیس بھیجی جائے۔ البتہ یہ بات کہنے کی ضرورت ہے کہ اگر وہاں پنجاب پولیس کی ضرورت پڑے تو کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا جواز نہیں ہو گا۔ لوکل باڈیز جنہیں ۱۹۹۳ء میں انہوں نے معزول کیا تھا ان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں نئے گورنر نے بتایا کہ انتخابات تو ضرور منعقد کئے جائیں گے لیکن انتخابات کے اوقات کار کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت بھی نہیں کی کہ یہ انتخابات جماعتی ہوں گے یا غیر جماعتی۔ اس سوال کو اس لئے بھی خاص طور پر اہمیت حاصل ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس ہی کی وجہ سے وفاقی حکومت اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ نئے گورنر نے کہا کہ میں بنیادی طور پر وفاقی حکومت کا نمائندہ ہوں۔ اس لئے میرا کام یہ ہے کہ میں دیکھوں کہ وفاقی حکومت کی پالیسیوں پر پوری طرح عمل کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے متعلق انہوں نے بتایا کہ یہاں امن وامان کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور پنجاب کا سندھ کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ پنجاب میں پی۔ ڈی۔ ایف۔ اتحاد بہتر طریق پر کام کر سکے اور اچھے نتائج پیدا ہوں۔ انہوں نے میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو غداری کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس لئے کچھ نہ کہا کہ یہ مقدمہ اب عدالت میں ہے۔

چکوال سنٹر

وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ چکوال سیسمک تنصیب امریکیوں کے جاسوسی کا کام دینے کے لئے نہیں تیار کی جارہی۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ اس کے ذریعہ امریکہ کو یہ سہولت بہم پہنچائی جائے گی کہ وہ ایران اور چین کے خلاف جاسوسی کر سکے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے قومی اسمبلی میں سوموار کے روز انہوں نے کہا کہ امریکہ کے لئے چین ایران اور ہندوستان کی جاسوسی میں مدد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ نیوکلیئر دھماکے یکسر ختم ہونے چاہئیں۔ اس سے پہلے ابھی تک چکوال کے قریب کوئی سیسمک سٹیشن نصب نہیں کیا گیا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ سیسمک سٹیشن پاکستانی انجینئر اور ٹیکنیشن چلائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان کے نیوکلیئر تنصیبات کے متعلق بھی کوئی معلومات حاصل نہیں کرے گا۔ اور کہ وزارت خارجہ میں چین یا ایران کی طرف سے ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

ایک سوال جو ان سے پوچھا گیا یہ تھا کہ اس تنصیب کے لئے امریکہ کیوں رقم دے رہا ہے۔ جبکہ وہ ہمارے صحت کے سیکٹر میں کچھ بھی نہیں دے رہا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ بلاواسطہ امریکہ سے کوئی ایسی رقم نہیں مل رہی۔ اس کی تنصیب کے لئے نیوکلیئر دھماکوں کا جو معاہدہ ہو چکا ہے اس کے فریم ورک میں رقم مل رہی ہے اور یہ معاہدہ کرنے والے ۵۲ اراکین ہیں۔ ساز و سامان امریکہ اور ناروے سے مل رہا ہے۔ اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اس کے تیکنیکی پہلوؤں پر نظر رکھ رہا ہے۔ ابھی تک چونکہ ساز و سامان ملا نہیں۔ یہ تنصیب بھی مکمل نہیں ہو سکی۔ جب بھی یہ ساز و سامان مل جائے گا۔ تو یہ سیسمک سنٹر زلزلوں کے متعلق معلومات فراہم کرے گا۔ اور انسانی خود ساختہ دھماکوں کے سلسلے میں بھی۔ یہ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں کر سکے گا۔

امریکہ / دوبارہ ایٹمی دھماکے

امریکہ اس بات پر غور کر رہا ہے کہ وہ دوبارہ ایٹمی دھماکے شروع کر دے، ستمبر تک تو وہ ایسا نہیں کرے گا لیکن اس کے بعد دھماکے کرنے کے لئے آئندہ دو ہفتوں میں فیصلہ کیا جائے گا۔ جنیوا میں اس سلسلے میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے کہ دھماکوں پر کلی پابندی لگائی جائے اس بات سے دھچکا پہنچے گا۔ ابھی وزارت دفاع امریکہ نے یہ

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

(محترم چوہدری محمد علی صاحب لکھتے ہیں)

پیارے برادرم محترم سیفی صاحب

عرصے سے جی چاہ رہا تھا۔ کہ مل کر عرض کروں۔ کہ اردو میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ امالہ نام کی بھی ایک چیز ہوتی ہے۔ اردو ہی نہیں عربی میں بھی بعض مواقع پر لکھا ہوا لفظ پڑھا اور طریقے سے جاتا ہے۔ جیسے وقف کے وقت۔ اردو میں الف اور ہ کے بعد اگر preposition یعنی میں۔ سے۔ کا۔ کو وغیرہ آئے تو اکثر آواز بدل جاتی ہے۔ مثلاً تانگہ پر' لکھا جائے گا۔ لیکن پڑھا جائے گا تانگے پر۔ 'مقدمہ میں' اور پڑھا جائے گا 'مقدمے میں' کچھ مستثنیات بھی ہیں۔ اب آہستہ آہستہ 'کھانا کو' لکھتے بھی 'کھانے کو' ہیں۔ کیا ممکن ہو گا اردو زبان کے ماہرین اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ جب ایک اچھا بھلا سکالر 'حادثہ میں' کو 'حادثا میں' پڑھتا ہے۔ تو سننے والے پر کوئی اچھا اثر مرتب نہیں ہو گا۔ اردو ہماری مقدس زبان ہے۔ اس کے لکھنے اور پڑھنے میں ہر سطح پر رہنمائی ہوتی رہے تو مناسب ہو گا۔

ایک گذارش اور ہے۔ ویسے تو کاتب حضرات کبھی کبھی تخلیقی قسم کی اصلاح سے نوازتے ہی رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ علامہ اقبال کے ایک سفر میں 'پیامی' کو 'پتاجی' بنا دیا تھا۔ عاجز کی تک بندیوں کو بھی کبھی کبھی اصلاح سے نوازا جاتا ہے۔ میرا اندازہ ہے۔ آپ کی منظومات بھی کاتب حضرات کی مشفقانہ زد میں آتی رہتی ہوں گی۔ لطف یہ ہے کہ ایسی اصلاحیں بے حد دلچسپ اور طبع زاد ہوتی ہیں۔ اگر ان کی فہرست مرتب کی جائے تو بہت عمدہ مضمون تیار ہو سکتا ہے۔ دو اصلاحیں جن سے عاجز کو نوازا گیا ہے۔ اس وقت ذہن میں مستحضر ہیں۔ ایک دفعہ 'چورستہ' کو 'جورستہ' بنا دیا تھا۔ اب پچھلے دنوں 'کس لئے آئے ہو اب میاں شہر میں' کو 'کس لئے آئے ہو اب یہاں شہر میں' بنا دیا ہے۔ اس قسم کا تصرف تو تصرف نہیں کہلا سکتا۔ بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آپ بتیس دانتوں میں زبان کی طرح زندگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معین و مددگار ہو۔ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

بجٹ ایک نظر میں

۹۶-۱۹۹۵ء کے وفاقی بجٹ کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ایک نظر میں آمد اور خرچ کی رقوم پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جا سکتی ہے۔

وصولیات ارب روپوں میں

(1) خالص وفاقی ریونیو کی وصولیاں 249.24

(الف) ٹیکس ریونیو 259.22

انکم اور ویلتھ پر ٹیکس (براہ راست ٹیکس) 69.28

اشیائے ضروریہ اور لین دین کے معاملات پر ٹیکس (بالواسطہ ٹیکس) 189.94

(ب) نان ٹیکس ریونیو 90.15

پراپرٹی اور کاروبار سے آمد 53.41

اداروں سے آمد 36.74

(ج) سرچارج 12.35

قدرتی گیس 4.20

پٹرولیم 8.15

(د) کل ریونیو وصولیات 361.72

(الف+ب+ج)

ٹیکسوں میں سے صوبائی حصہ کی منہائی 112.48

(ی) خالص وفاقی ریونیو وصولیاں 249.24

2 خالص کیپیٹل وصولیاں 37.14

(الف+ب)

(الف) وصولیات 74.06

(ب) ادائیگیاں 36.92

3 بیرونی وسائل 80.60

(i+ii)

(i) پراجیکٹ ایڈ 39.75

(ii) نان پراجیکٹ ایڈ 40.85

4 نجکاری سے حاصل شدہ آمدنی 12.00

5 صوبوں کے ذریعے بی۔ ایس۔ ڈی۔ پی۔ کے لئے سلف فنانسنگ 9.50

6 کل وسائل

(1+2+3+4+5) 388.48

اخراجات

7 کرنٹ اکاؤنٹ 334.72

جنرل ایڈمنسٹریشن 16.91

ڈیفنس 115.25

امن وامان 7.10

کمیونٹی سروسز 4.98

سوشل سروسز 9.02

اکنامک سروسز 2.63

سب سڈی 3.53

ادائیگی سود قرضہ 157.31

گرانٹ برائے صوبہ جات، اے۔ جے۔ کے، ریلوے، و دیگر 12.16

متفرقات 5.83

8۔ ڈیویلپمنٹ اخراجات 96.50

(i) وفاقی حکومت 71.00

وفاقی منسٹریز اور ڈویژنز 39.82

کارپوریشنیں 24.65

سپیشل پروگرام 6.53

(ii) صوبجاتی پروگرام 25.50

پنجاب 10.16

سندھ 7.35

سرحد 5.00

بلوچستان 2.99

9۔ کل اخراجات (7+8) 431.22

10 بینکوں سے لئے گئے قرضہ جات 29.90

11 جی۔ اے۔ پی 12.84

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تعلیمی وظیفہ برائے سال

۹۶-۱۹۹۵ء

○ Rhodes ٹرسٹ کے تحت غیر شادی شدہ مرد و خواتین سے آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دئے جاتے ہیں یہ وظائف تعلیمی اخراجات کے علاوہ اخراجات سفر خرچ سب کو Cover کرتے ہیں۔ یہ وظیفہ 2 سے 3 سال تک کا ہو گا۔ ان وظائف کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ جولائی 1995ء مقرر ہے۔ درخواست دھندہ B.A /B.Sc. /M.B.B.S. /B.E (فرسٹ کلاس) پاس کر چکا ہو۔ اس کی عمر کم از کم 19 سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال ہو۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" مورخہ 95-6-18 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگوایجز اسلام آباد میں اگست ۱۹۹۵ء سے شروع ہونے والے کل وقتی لینگوایج کورسز (سرٹیفکیٹ ڈپلومہ، ڈپلومہ ان انٹرپریٹرشپ اور ایم اے) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ زبانوں میں عربی، بہاسہ، چینی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، ہندی، جاپانی، فارسی، ذہری، روسی، تاجک، ازبک، ترکش وغیرہ شامل ہیں۔ تعلیمی قابلیت میٹرک/انٹرمیڈیٹ پاس ہونا ضروری ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۷-۱۳ مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۰ جون ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

تصحیح

○ مورخہ 13۔ جون 1995ء کے الفضل میں صفحہ ۱ پر جو نکاح شائع ہوا ہے اس میں مقصود احمد کی بجائے منصور احمد پڑھا جائے۔

نیز 18۔ جون کے پرچہ میں صفحہ ۱ پر شائع شدہ اعلان نکاح میں بشیر احمد طاہر کی بجائے بشیر احمد عامر پڑھا جائے۔

کامیابی

○ عزیزہ فضہ مریم بنت چوہدری شفیق احمد صاحب گوندل سال 95-1994ء کے جی کلاس کے سالانہ امتحان P.A.F. انگلش ماڈل سکول کورنگی کریک میں اپنی کلاس میں 97.5 فیصد نمبر حاصل کر کے سکالرشپ کی حقدار قرار پائی ہے۔

عزیزہ فضہ مریم چوہدری نصیر احمد صاحب گوندل گوٹھ احمدیہ پتھورو سندھ کی پوتی اور چوہدری سعید احمد آف نوکوٹ حال دستگیر کراچی کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی آئندہ بیش از بیش کامیابیوں کا موجب بنائے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

گمشدہ ہینڈ بیگ

○ مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ کا ایک ہینڈ بیگ مورخہ ۹۵-۵-۱۷ کو ساہیوال روڈ نزد چونگی نصیر آباد گم ہو گیا ہے۔ جس میں ان کا شناختی کارڈ (نمبر 259-86-084342) اور ڈرائیونگ لائسنس (نمبر 24583/JG) کے علاوہ دیگر کاغذات بھی تھے۔

شناختی کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس پر درج ذیل ایڈریس درج ہے۔ ناصر احمد s/o سلطان احمد محلہ نظام آباد فیصل آباد روڈ جھنگ صدر۔ اگر کسی کو ملا ہو تو دفتر وکالت وقف نو میں براہ کرم پہنچا دیں۔

گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک نمبر ۱۷ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کو جاری کی گئی تھی۔ مورخہ ۹۵-۴-۲۳ کو گم ہو گئی ہے۔ اس کی رسیدات ۱ تا ۷۰ تک استعمال ہو چکی ہیں لہٰذا گذارش ہے کہ اس رسید بک پر مزید ادائیگی نہ کریں۔ ملنے کی صورت میں درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ دفتر خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت لیڈی ٹیچرز

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین کے ساتھ گریجوایشن / ماسٹرڈگری حاصل کرنے والی خواتین اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ) زیادہ سے زیادہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۵ء تک جمع کروادیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی اسناد کی نقول درخواست کے ساتھ ضرور جمع کروائے۔

مضامین

(1) English -2- Math 3- Science 4- Social Studies

متعلقہ مضمون میں گریجوایشن / ماسٹرڈگری کے ساتھ بی ایڈ / ایم ایڈ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

عہدیداران سے گذارش

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے تحت دفتر اول کے (وفات یافتہ) مخلصین کے کھاتوں کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی پر واضح ہو چکا ہے اور ان کے وارث بفضل خدا ان کی طرف سے چندہ بھجوا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح وصیت کا چندہ ادا کرتے وقت وصیت کے نمبر کا اندراج ضروری ہے اسی طرح دفتر اول کے وفات یافتہ مخلصین کی طرف سے چندہ ادا کرتے وقت بھی ان کا کھاتہ نمبر ظاہر کرنا ازبس ضروری ہے۔

جہاں تک کھاتوں کے نمبروں کا تعلق ہے ان کی اطلاع دی جا چکی ہے تاہم مقامی طور پر کسی وفات یافتہ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہ ہو تو وہ وفات یافتہ کے نام اور ان کے وارثوں کے نام جو ان کی طرف سے چندہ دے رہے ہیں دفتر ہذا میں بھجوا کر معلومات حاصل کر لیں تاکہ مرکز میں اندراجات میں کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

احباب نوٹ فرمالیں

دفتر حدیقۃ المبشرین میں بھی

فون لگ گیا ہے

جس کا نمبر 427

ربوہ کا کوڈ نمبر 04524

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین - ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

نیک ہوں گے۔

ثانیاً۔ متقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ایمان سچا ایمان ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں۔ ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور پاک خدا۔ قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

بقیہ صفحہ ۶

فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کس طرف ووٹ دیں گے۔ لیکن خود دھماکے کرنے کے لئے آئندہ دو ہفتوں میں فیصلہ کر لیا جائے گا۔ سٹینفورڈ یونیورسٹی میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے پیری نے کہا کہ امریکی حکومت اس بات کا یقینی علم حاصل کرنا چاہتی ہے کہ اس کے پاس کتنا نیوکلیئر اسلحہ ہے۔ وہائٹ ہاؤس میں اس پالیسی کے متعلق آئندہ چند روز میں غور کیا جائے گا۔ پیری نے بتایا کہ اس میٹنگ میں کئی متبادل باتیں سامنے آئیں گی۔ بہت چھوٹے چھوٹے دھماکے اور ایسے بھی جو سو اور دو سو ٹن کے درمیان ہوں۔ جنیوا میں اس بات پر گفت و شنید ہو رہی ہے کہ ۱۹۹۶ء سے تمام دھماکوں پر پابندی لگا دی جائے۔ لیکن گذشتہ ہفتہ جب فرانس کے صدر شیراک نے یہ فیصلہ کیا کہ بحرالکاہل میں وہ دھماکے دوبارہ شروع کر دیں گے تو خاصی مزاحمت کی باتیں ہوئیں۔ فرانس اب اس بات پر تلا ہوا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں جو معاہدہ ہوا تھا کہ دھماکے نہ کئے جائیں اسے اب ختم ہو جانا چاہئے۔ اس معاہدے میں برطانیہ فرانس روس اور امریکہ تو شامل تھے لیکن چین شامل نہیں ہوا تھا۔ جاپان نے اس بات کی مخالفت کی ہے کہ امریکہ دوبارہ دھماکے شروع کر دے۔ اور کہا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ امریکہ اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہے گا۔ سب سے پہلے صدر بل کلنٹن نے اس بات کی طرف جنوری میں اشارہ کیا تھا۔ کہ اب دھماکے دوبارہ شروع کئے جا سکتے ہیں۔

سیلزمینوں کی ضرورت ہے

ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلوفر سیرپ" (مٹی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں۔

مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ

احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 - 04524

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- جون-1995ء
گذشتہ تین دن کی بارشوں سے موسم ٹھنڈا ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ جی ٹی روڈ پر سرائے عالمگیر کے قریب مسافروں سے بھری بس نہر میں گر جانے سے ۶۰ افراد جاں بحق ہو گئے۔ فوجی جوانوں کی مدد سے ۱۴ نعشیں نکال لی گئیں۔ باقی نعشوں کی تلاش کے لئے رسول ہیڈ ورکس پر جال لگا دیئے گئے۔ ۲۷ مسافر شدید زخمی ہیں۔ حادثہ تیز رفتاری۔ پل پر کھڈوں کی وجہ سے اور ایک دم پچھلا ٹائر پھٹ جانے سے پیش آیا۔ اس نہر پر یہ تیسرا بڑا حادثہ ہے۔ بس پل کا جنگلہ توڑتے ہوئے گہری نہر میں جا گری۔ ۱۲ خوش قسمت مسافر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ مسافر بس لاہور سے مردان جا رہی تھی۔ بس میں ۸۰۔۸۲ کے قریب مسافر سوار تھے۔ حادثہ گیارہ بجے دن پیش آیا۔

○ مالاکنڈ کے واقعہ کے خلاف قرارداد کی اجازت نہ ملنے پر قومی اسمبلی سے اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ اپوزیشن نے کہا کہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ مسلمان قتل ہوتے ہیں۔ اس لئے رولز معطل کر کے قرارداد پر بحث کی اجازت دی جائے۔ وزیر قانون نے کہا کہ پارلیمنٹ کی روایت یہ ہے کہ بجٹ سیشن کے دوران کوئی دوسرا بزنس نہیں لایا جا سکتا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے بغیر کراچی پر کانفرنس بے سود ہو گی۔ پیپلز پارٹی اور مہاجر قومی موومنٹ سندھ کی دو بڑی جماعتیں ہیں ان کے بغیر کراچی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا یہ کانفرنس مسٹر نواز شریف بلا رہے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات پر پیپلز پارٹی کا موقف قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد ممکن ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے کہ کراچی کے مسئلے پر مسلم لیگ (ج) نے مسلم لیگ (ن) کے موقف سے اتفاق کیا ہے۔ اس موقعہ پر پیپلز پارٹی اور پنجاب پختون اتحاد سندھ کے دو رہنماؤں نے مسلم لیگ (ج) میں شمولیت کا اعلان کیا۔

○ جنرل راجہ سروپ خان کے گورنر پنجاب بننے سے پنجاب کمیٹی کا دائرہ کار محدود ہو گیا ہے۔ عام تاثر یہ تھا کہ مذکورہ کمیٹی وٹو کے خلاف محاذ قائم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

○ امریکی قونصل جنرل نے کہا ہے کہ نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بغاوت کا مقدمہ جمہوریت اور عدلیہ کو تباہ کر دے گا۔ مسٹر پرویز الٰہی سے گفتگو کے دوران امریکی سفارت کار نے کہا کہ ہم نے پاکستانی حکومت کو اس اقدام سے روکنے کے لئے کئی پیغام بھجوائے مگر وہ باز نہ آئی۔

○ کراچی میں ہیڈ کانسٹیبل سمیت دو افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ہیڈ کانسٹیبل کو ڈیوٹی کے دوران اغوا کیا گیا۔ ۱۵ منٹ کے بعد گولیوں سے چھلنی لاش ویرانے سے ملی۔ کھوکھرا پار اور سعود آباد میں فائرنگ ہوئی۔ بتایا گیا ہے کہ دہشت گرد ایک گھنٹہ اے آئی جی کے گھر کے پاس کھڑے رہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مصالحت کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے ایک اخباری انٹرویو میں کہا کہ وزیر اعظم کو اگر حالات کی سنگینی کا احساس ہے تو ہماری پیشکش قبول کر لیں۔ ہم اس صورت حال پر خاموش تماشائی نہیں بن سکتے۔ صدر اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے مفاہمتی فارمولا تسلیم نہ کیا تو پھر ٹکر لیں گے۔ اور اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلیوں سے استعفے دینے کی بجائے اس کے خلاف سیاسی جدوجہد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف بغاوت کا مقدمہ تاریک مستقبل کو دیکھ کر حکومت کی بوکھلاہٹ کا ثبوت ہے ایسے اقدامات سے صرف اور صرف بے نظیر کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب پولیس کو سندھ بھجوانے سے تعصب پھیلے گا۔ کراچی میں محاذ آرائی تیز ہو جائے گی۔ یہ خانہ جنگی کی سازش ہے۔

○ کرکٹ کے سابق کپتان عمران خان نے نکاح کے بعد برطانوی قانون کے تحت شادی بھی کر لی۔ اگرچہ دونوں ہنی مون منا چکے تھے لیکن عمران خان اور حائقہ جسے اب جمیلہ کہا جا رہا ہے۔ کی شادی کو برطانوی قوانین کے تحت قانونی حیثیت حاصل نہیں تھی۔

○ عمران خان کی بیوی نے اپنا نام دوبارہ بدل کر حائقہ سے جمیلہ خان رکھ لیا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں آئی ایم ایف کی شرائط پوری کرنے کے لئے عوام کو قربان نہیں کر سکتی۔ آئی ایم ایف کے مطالبے پر بجٹ کا خسارہ ۴ فیصد کرتے تو ۲۲ ارب روپے کے مزید ٹیکس لگانے پڑتے۔ انہوں نے اپنی کابینہ کو یقین دہانی کرائی کہ ہمارے اقدامات کی وجہ سے ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد خطرے میں نہیں پڑے گی۔

○ گجرات میں بم دھماکے کرنے والے ۴ بھارتی دہشت گردوں کو ڈرامائی انداز میں گرفتار کر لیا گیا۔ دو دہشت گرد ۱۹۶۴ء سے گجرات میں مقیم تھے اور ایک صراف کے ہاں کام کرتے تھے۔

○ سوات میں تحریک شریعت کے ارکان نے باغوں میں ڈیرے ڈال دیئے۔ ان کے ارکان کے خلاف بغاوت کے مقدمے درج کر لئے گئے ہیں پیرا ملٹری فورس کی طرف سے گرفتاریاں اور تلاشیاں جاری ہیں تحریک کے کارکنوں نے خوازہ خیلہ تھانے کا محاصرہ ختم کر دیا بستر اٹھا کر گھروں کو لوٹ گئے علاقے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ٹریفک جاری ہو گئی۔ حالات انتظامیہ کے قابو میں آ گئے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ حکومت اس بار تحریک شریعت کو رعایت دینے پر آمادہ نہیں ہے۔ بی بی سی نے بتایا کہ گرفتار شدگان کی تعداد ساڑھے پانچ سو ہو چکی ہے

مرض اٹھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپ کو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اٹھراء کی گولیاں، زد جام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹھہ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

بھٹی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ½9 تا ۱ بجے شام ۶ تا ۹ بجے
دار الیمن ½7 تا ½9 بجے
ناغہ بروز جمعہ کا پہلا ٹائم۔ فون رہائش: 211186

نو تعمیر شدہ مکانات
ویسٹرن سٹائل فوری فروخت کیلئے
اس کے علاوہ تمام محلہ جات میں مکانات و پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ فرمائیں۔
احمد پراپرٹی ایکسچینج
2/13 انا صر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون 211550 فیکس 211166

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت /۹۰۰۰ ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لبہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سینٹر: 211283 فیکس: 212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نندی پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

لندن جانے والے احباب کیلئے
خوشخبری
اس سال بھی سب سے کم کرایہ
لندن کے کرایہ میں دیگر ممالک کی سیر و قیام ہوٹل
○ کراچی لندن واپسی
15300 + ٹیکس 1000=16300
○ لاہور لندن واپسی
20200 + ٹیکس 1000=21200
○ اسلام آباد لندن واپسی
20200 + ٹیکس 1000=21200
کنفرم سیٹیں۔ آرام دہ سفر
Repeat visit visa فری سروس
فوری بکنگ کیلئے رابطہ کریں
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
2/13 انا صر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون 211550 فیکس 211166

پتہ